محذومہ نے سنا جو یہ فرمان امامؑ کا — رو کر کہا اٹھاؤ اگر ہے یہی رضا
دیکھا اک آدھ کے سوئے دشتِ کربلا — ہاتھوں کو جوڑ کر بصد اندوہ یہ کہا
تم سا جیتے جی نہ اٹھتی کبھی اس مقام سے
مولا چلی ہوں سایہ میں حکمِ امامؑ سے

یہ کہکے اٹھنا چاہا نہ اٹھا گیا مگر — سب بی بیاں لپٹ گئیں جلدی سے دوڑ کر
اٹھی نہ تھیں زمین سے جاں کر گئیں سفر — رو کر پکارے سیدِ سجادؑ نامور
لیکر چلی ہو بی بیو کس خوش سرشت کو
اماں روانہ ہو گئیں باغِ بہشت کو

اٹھی تھیں جس مقام سے وہ صادق البیاں — کہتے ہیں ایک بقچہ بھی پایا گیا وہاں
رکھتی تھیں اپنے سینے پہ جسکو وہ نیم جاں — کھولا جو اہلبیتؑ نے بقچہ بصد فغاں
گہوارے کی جلی ہوئی کچھ لکڑیاں ملیں
اصغر کے چند کرتے ملے ہنسلیاں ملیں

اہلِ حرم کو جب ہوا اس غم کا سامنا — بیت الشرف میں محشرِ تازہ بپا ہوا
غم سے امامؑ کون و مکاں کو غش آ گیا — آگے ظہور پوچھ نہ حالِ غم و بکا
رو رو کے عرض کر یہ شہِ مشرقین سے
ہو عاقبت بخیر کٹے عمر چین سے

www.emarsiya.com

مرثیہ

مرا سلام لو شبیرؑ کے عزادارو — علیؑ کا نام لو شبیرؑ کے عزادارو
نظر سے کام لو شبیرؑ کے عزادارو — دلوں کو تھام لو شبیرؑ کے عزادارو
فغان و ماتم و فریاد کی یہ مجلس ہے
عزائے سید سجادؑ کی یہ مجلس ہے

جنابِ سید سجادؑ امام ابن امام — پسِ حسینؑ ہے جسے بلند ان کا مقام
نبیؐ نے نام پہ اپنے علیؑ جو رکھا نام — علیؑ کی عظمتیں بخشیں خدا نے ان کو تمام
حرم پہ ظلم ہوئے اور گھر جلا ان کا
علیؑ کی طرح رسن میں بندھا گلا ان کا

علیؑ کے سامنے دروازہ فاطمہؑ پہ گرا — علیؑ نے صبر کیا دشمنوں سے کچھ نہ کہا
گئیں جہاں سے ارم کو جو فاطمہؑ زہرا — شکستہ پسلیوں کا علم مرتضیٰؑ کو ہوا
علیؑ کا حال ہوا غیر ایسا اس غم میں
سر اپنا پیٹ لیا فاطمہؑ کے ماتم میں

کرم کا حضرتِ عابدؑ کو ابر کہتے ہیں | انہیں بھی شبیرِ خدا کا سبز بر کہتے ہیں
اسی لئے انہیں سرکارِ صبر کہتے ہیں | یہ اپنے دل کو مصائب کی قبر کہتے ہیں

رہِ ثبات میں اس طور سے جمائے قدم
پہاڑ غم کے اٹھا کر نہ ڈگمگائے قدم

ولادت ان کی ہوئی تھی کہ والدہ چھٹے | تھے دو برس کے کہ جو دادا علیؑ بھی سر اٹھے
گئے بہشت حسنؑ جب یہ بارہ سال کے تھے | مناظر آپ نے بھی صلح و جنگ کے دیکھے

نہ دیر پا جو رہی اتحاد کی منزل
قریب آئی حسینیؑ جہاد کی منزل

سنِ بلوغ کو پہنچے تو ہو گئی شادی | ہوئی نصیب امامِ حسنؑ کی دامادی
خدا نے آپ کو اولاد بھی جو دی ہادی | بڑی محمد باقرؑ سے گھر کی آبادی

نہ رہنے دیتے تھے دشمن جوان کو چین کے ساتھ
گئے مدینے سے تا کربلا حسینؑ کے ساتھ

بہم کو ماہِ محرم کی ہو گئے بیمار | رہا نہ ہوش سر و پا تھا ایسا تیز بخار
شہید ہو گئے عاشور کو جو سب انصار | حسینؑ ابنِ علیؑ پر بھی چل گئی تلوار

ردائیں چھین گئیں لوٹے گئے نبیؐ کے حرم
بھڑکتی آگ کے شعلوں میں تھے نبیؐ کے حرم

www.emarsiya.com

پڑے تھے خاک پہ بیہوش عابدؑ بیمار | پکارتی تھیں یہ زینبؑ اٹھو اٹھو للہ
امامِ وقت ہو تم اور کارواں سالار | ہمیں بتاؤ ہے کیا حکمِ ایزدِ غفار

تباہ ہو گئے خیمے حرم کدھر جائیں !
یہ بی بیوں کی ہے نیت کہ جل کے مر جائیں

سنی جو سید سجادؑ نے یہ غم کی صدا | بڑھو خاک پہ تڑپا حسینؑ کا بیٹا
یہ پہلا فتویٰ بحیثیتِ امامؑ دیا | بچاؤ جان ہلاکت سے ہے یہ حکمِ خدا

کہیں نہ آگ میں پیاسے یتیم جل جائیں
اٹھا کے گود میں بچوں کو سب نکل جائیں

نہیں سروں پہ ردائیں تو غم نہ کھائیں حرم | چھپائیں چہروں کو بالوں سے اپنے سب اس دم
سنا جو حکم امامِ زماں بچشمِ نم | تمام بی بیاں نکلیں کھلے ہوئے سر خم

سروں کو پیٹ لیا دشمنوں میں بھی سب نے
نکالا آگ سے سجادؑ کو جو زینبؑ نے

سماں تھا شامِ غریباں کا حشر خیز سماں | کہیں خوشی کے ترانے کہیں لعیں رقصاں
کہیں جلے ہوئے خیموں سے اٹھ رہا تھا دھواں | کہیں تڑپتے تھے لاشے کہیں تماشہ کناں

غمِ حسینؑ میں چھوٹے بڑے تڑپتے تھے
زمینِ گرم پہ عابدؑ پڑے تڑپتے تھے

ہوئی جو صبح تو کشتوں کو اپنے دفنا کر | اسیر کرنے لگے بی بیوں کو بد اختر
جکڑ کے آلِ نبیؐ کو جو لے چلے کفّار | کہا یہ سید سجادؑ نے بدیدۂ تر
ہزار حیف شہیدوں کے کام آ نہ سکا
میں اپنے باپ کا تابوت بھی اٹھا نہ سکا

گئے جو کوفے میں سجادؑ بادلِ ناشاد | یہ دیکھا تخت پہ بیٹھا ہوا ہے ابنِ زیاد
علم کئے ہوئے تیغیں ہیں گرد اہلِ فساد | سرِ حسینؑ پہ ملعون کرتا ہے بیداد
نہ تابِ ضبط تھی غم پھر بھی سہہ گئے سجادؑ
کلیجہ تھام کے خاموش رہ گئے سجادؑ

اسیر کوفہ کے جس وقت تھے جنابِ امیر | ادب سے سامنے آتے تھے سب صغیر و کبیر
اور آج بیٹیاں ان کی بحالتِ تغیر | برہنہ سر اسی کوفے میں تھیں طولِ دیر
تماشہ دیکھنے والے تو شاد ہوتے تھے
قلق سے سید سجادؑ خون روتے تھے

چلے دمشق اسیروں کو لیکے جب ظالم | سواریوں کو چلاتے تھے تیز تیز قدم
اٹھائے راہ میں سجادؑ نے الم پہ الم | گرے جو گودوں سے بچے اٹھا سکے نہ ہم
نبیؐ کی آل پہ جو تھی جفا نرالی تھی
دمشق پہنچے تو ہر ماں کی گود خالی تھی

ہوا دمشق کے کوچوں سے جب حرم کا گزر | تو مارنے لگیں کوٹھوں سے عورتیں پتھر
لباسِ اہلِ حرم ہو گیا لہو سے تر | پکارتی تھیں بھتیجی کو زینبِ مضطر
سکینہ پر بھی جو پتھر کے وار ہوتے تھے
شہید نیزوں پہ عابدؑ کے ساتھ روتے تھے

ستم گروں نے تم شام میں جو ڈھائے تھے | انہیں کی یاد میں سجادؑ عمر بھر روئے
لگے تھے زخم جو دل پر رہے ہمیشہ ہرے | ظہورِ زہر سے زین العبا شہید ہوئے
بیاں کرے کوئی کیونکر مصیبتِ سجادؑ
کلیجہ پھٹتا ہے سن کر مصیبتِ سجادؑ